رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون نمبر ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

نمبر ۳۵ | ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ، ۲۱ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۹ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل لاہور میں قیام فرما ہیں۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ کا حامی و ناصر ہو اور ہر گام پر روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے جیسی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

انسان کو جب کوئی نیکی کا موقع ملے فوراً وہ نیکی کر لے

اپنے دلوں کو پاک کرو، اپنے مولیٰ کو راضی کرو اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۔ (البقرہ: ۱۴۹)

ترجمہ:۔ اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلّط کر لیتا ہے سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کو جب کسی نیکی کے کرنے کا موقعہ ملے فوراً وہ نیکی کر لے کیونکہ ممکن ہے کہ پھر یہ موقعہ نہ ملے۔ اب موقعہ حاصل ہے پھر ممکن ہے کہ ایسا غریب ہو کہ غربت اس کو نیک کاموں کی توفیق نہ دے یا ایسا دولتمند ہو کہ دولتمندی کے گھمنڈ میں نیکی سے جاتا رہے۔ یا ایسا بیمار ہو جائے کہ نیک کام ہی سرزد نہ ہو یا ایسا بوڑھا ہو جاوے کہ نیک کام کرنے کے ہوش و حواس ہی مارے جائیں یا موت آ جائے کہ جس سے سلسلہ اعمال ہی منقطع ہو جائے یا کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے مثلاً آنے والے دجّال کا فتنہ یا کوئی اور حادثہ واقع ہو جائے جو اس کو نیک کاموں سے روک دے اس لیے اے لوگو! جب موقعہ ملے فوراً نیکی کرو (ترمذی)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں جو قابلِ رشک ہیں۔ ایک تندرستی دوسرے فرصت۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لیے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۴-۱۵)

"عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

سالانہ اجتماع انصار اللہ میں

سوال و جواب کا پروگرام:

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا ہے۔ اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اگر وہ کوئی علمی سوال کرنا چاہیں تو براہ کرم وہ لکھ کر منتظم پروگرام کے نام ارسال کر دیں۔ سوال و جواب کی اس مجلس میں سیاست اور قضاء سے متعلق سوالات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

(منتظم پروگرام سالانہ اجتماع انصار اللہ)

ٹکٹ داخلہ

اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۱ء

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر بیرون ربوہ سے تشریف لانے والے خدام اور زائرین اپنے ٹکٹ بنوانے کے لئے مورخہ ۲۲ اکتوبر بروز جمعرات صبح سات بجے دارالضیافت میں تشریف لائیں۔ دفتر بیرون کی ایک شاخ جمعہ کے روز دوپہر ۱۲½ بجے تک دارالضیافت میں کام کرے گی۔

مرکزی دفتر بیرون جمعرات کی شام سے مقام اجتماع میں کھل جائے گا اس سے قبل اگر کوئی دوست ٹکٹ بنوانا چاہیں تو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لائیں۔

قائدین مجالس بروقت تشریف لائیں تا خدام کے کوائف فارم پر تصدیق کر سکیں۔

ٹکٹ کے حصول کے لئے قائد مجلس کی تصدیق ضروری ہے کوائف فارم موقع پر مہیا کئے جائینگے۔

(منتظم بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ سے گزارش

سالانہ اجتماع سے قبل اپنی مجلس کا بجٹ سو فیصد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۲۱ اخاء ۱۳۶۰ ہش

دُنیا کے فریب میں آنے سے بچنے کا طریق

اسلام نے زندگی سے فرار کی نہیں بلکہ بھرپور معاشرتی زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ بایں ہمہ وہ اس امر کا بھی شدید مخالف ہے کہ انسان دنیا ہی کا ہو رہے اور آخرت کی دائمی زندگی کو فراموش کر بیٹھے۔ اسی لئے جہاں اس نے بھرپور معاشرتی زندگی کی جملہ ذمہ داریاں پوری کرنے کی تعلیم دی ہے وہاں اس نے دنیا کی بے ثباتی کی طرف بار بار توجہ دلا کر دنیا سے دل نہ لگانے اور اسے ہی سب کچھ نہ سمجھنے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ دنیا کی بے ثباتی اور یہاں کی زندگی کی سراسر عارضی نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ (الکہف آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ اور تو ان کے سامنے ورلی زندگی کی حالت کھول کر بیان کر (کہ وہ) اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے بادل سے برسایا۔ پھر اس میں زمین کی روئیدگی مل گئی۔ پھر (آخر) وہ (بھوسے کا) چورا بن گئی جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

سراسر عارضی نوعیت کی حامل ورلی زندگی کی یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جسے لوگ بالعموم فراموش کر کے اس کی عارضی زینتوں اور فانی عیش و آرام کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ بس انہی کے ہو رہتے ہیں اور آخرت کی دائمی زندگی کو بالکل بھلا بیٹھتے ہیں اور اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اگلی آیات میں یہ امر ذہن نشین کراتے ہوئے کہ فانی دنیا میں انسان کو جو زندگی عطا کی گئی ہے وہ محض عارضی اور جلد ختم ہو جانے والی ہے بتایا کہ عیش و آرام اور آسائش کے جو سامان انسان یہاں حاصل کرتا ہے انہیں وہ اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا، سب کچھ یہیں دھرا رہ جائے گا اور بالآخر نسیاً منسیا ہو جائے گا، ہاں ایک چیز ایسی ہے جو انسان کے ساتھ جائے گی اور اگلے جہان میں اس کے کام آئے گی اور وہ ہیں احکامِ خداوندی کی اطاعت میں کئے جانے والے نیک اور مناسب حال اعمال۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝

(الکہف آیات ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ:۔ مال اور بیٹے (یعنی دولت اور جتھہ وغیرہ) تو ورلی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک (اور مناسب حال) اعمال ہی تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور اس دن بھی ان کے بہتر نتائج نمودار ہوں گے) جس دن ہم ان پہاڑوں کو (اپنی جگہ سے) چلا دیں گے اور تو زمین کو صاف (میدان) دیکھے گا اور اہلِ زمین کو ہم یکجا کر دیں گے اور کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (یعنی سب کو اکٹھا کر دیں گے) اور وہ صف باندھے ہوئے تیرے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) تم (اسی طرح کمزوری کی حالت میں) ہمارے پاس آ گئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا (اور تم یہ امید نہیں رکھتے تھے) بلکہ تمہیں دعوےٰ تھا کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ (کے پورا ہونے) کی ساعت مقرر نہیں کریں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ محشر میں تمام لوگوں کا اعمالنامہ ان کے سامنے رکھا جائے گا۔ جو مجرم ہوں گے یعنی جنہوں نے آخرت فراموشی اور دنیا اور اس کی زینتوں میں حد درجہ انہماک کی وجہ سے نیک اعمال بجا لانے میں غفلت برتی ہوگی وہ از حد خوفزدہ ہوں گے۔ کیونکہ انہیں اپنا انجام صاف نظر آ رہا ہوگا اور وہ اس امر پر حیرت زدہ ہو کر رہ جائیں گے کہ اعمالنامہ نے ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس وقت انہیں احساس ہوگا کہ خدا تعالےٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ انہوں نے آخرت کو فراموش کر کے اور اس کے مطابق نیک اعمال نہ بجا لا کر خود اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔

(بحوالہ سورۃ الکہف آیت ۵۰)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جملہ معاشرتی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا سے دل برداشتہ رہنا اور آخرت کی دائمی زندگی پر نظر رکھتے ہوئے اس دنیا میں نیک اور مناسب حال اعمال بجا لانا ازبس ضروری ہے کیونکہ فانی دنیا کی فانی زینتیں یہیں رہ جائیں گی اور آخرت میں صرف نیک اور مناسب حال اعمال ہی کام آئیں گے۔

دنیا کی محبت اور اس کے فریب سے بچنے کا اللہ تعالےٰ نے یہ طریق بتایا ہے کہ انسان شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلے اور خدائی احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے سے کبھی انکار نہ کرے۔ بلکہ خدائی احکام کو دل و جان سے قبول کر کے اعمالِ صالحہ بجا لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا آیات کے معاً بعد ابلیس کے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کے واقعہ کا ذکر کیا ہے اور اس طرح احکامِ الٰہی کی ناقدری کے انجام سے بہت حکیمانہ انداز میں خبردار فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝ (الکہف آیت ۵۱)

ترجمہ: اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ تم آدم کے ساتھ (مل کر) سجدہ کرو۔ اس پر انہوں نے (تو اس حکم کے مطابق اس کے ساتھ ہو کر) سجدہ کیا مگر ابلیس نے (نہ کیا) وہ جنوں میں سے تھا۔ سو اس نے اپنی فطرت کے مطابق) اپنے رب کی نافرمانی کی۔ (اے میرے بندو!) کیا تم مجھے چھوڑ کر اس (شیطان) کو اور اس کی نسل کو (اپنے) دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ وہ (شیطان) ظالموں کے لئے بہت ہی برا بدلہ ثابت ہوا ہے

اگر انسان غور کرے تو اس کا اپنا نفس بھی جبکہ وہ امارہ کی حالت میں ہو ایک ابلیس ہی ہوتا ہے اور وہ نفسانی خواہشات جو اس کے زیرِ اثر پیدا ہوتی ہیں اس کی ذریت کا درجہ رکھتی ہیں اگر انسان اللہ تعالےٰ اور اس کے احکام کو چھوڑ کر اس ابلیس اور اس کی اس ذریت کو دوست بنائے اور اس کے اشاروں پر چلنے لگے تو ایسا انسان خدا تعالےٰ سے دور ہو کر اس ابلیس اور اس کی ذریت کا بندہ ہو رہے گا اور دنیا میں ایسا منہمک ہوگا کہ اسے بھولے سے بھی آخرت کا خیال نہیں آئے گا۔ ایسے شخص کا اعمالِ صالحہ کی بجا آوری سے یکسر محروم ہونا لازمی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں کے فریب میں آنے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود اپنے نفس کے خلاف جہاد سے ایک لمحہ کے لئے غافل نہ ہو اور ہر آن خود ہی اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور جس جذبہ یا خیال کو بھی خدائی احکام اور منشاء کے خلاف پائے اسے پنپنے نہ دے اور اسے اپنے نفس سے نکال باہر کرے۔ اسی کا نام جہاد اکبر ہے۔ اور اس جہاد میں سرخرو ہونے سے ہی دنیا اور اس کی آلائشوں سے انسان بچ سکتا ہے۔

آخرت کی فکر کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کر لی۔ انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے۔ اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

نکاح کے ساتھ لڑکے اور لڑکی پر بعض نئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

ان ذمہ داریوں کو اسی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کریں

مورخہ ۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش (۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم نواب عباس احمد خان صاحب کی صاحبزادی محترمہ منصورہ باسمہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(بشیر احمد اختر۔ صیغہ زود نویسی ربوہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اس وقت میں ایک نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

نکاح کے ساتھ لڑکی اور لڑکے پر ایسی نئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو اس سے قبل ان پر عائد نہیں تھیں۔ ہر شخص جو پیدا ہوتا ہے اور سن بلوغ کو پہنچتا ہے وہ بہت سی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے تعلقات اپنے گھر کے اندر ماں باپ سے، بھائی بہنوں سے اور خاندان کے دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس کے تعلقات خاندان سے باہر اپنے ہمسایوں سے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں اور اپنے دوستوں کے ساتھ، اپنے بزرگوں کے دوستوں اور

تعلق رکھنے والوں کے ساتھ

ذمہ داریاں ہیں جو ادا کرنی پڑتی ہیں لیکن نکاح سے قبل نہ لڑکی پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے خاوند کو سنبھالے۔ نہ خاوند پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ کسی گھر کی بچی کو وہ سنبھالے۔ یہ نئی ذمہ داریاں پھر آگے دو شاخوں میں بٹ جاتی ہیں۔ ایک تو میاں بیوی کی باہمی ذمہ داریاں ہیں یعنی خاوند کی بیوی پر اور بیوی کی خاوند پر۔ اور دوسرے دونوں نے مل کر کچھ ذمہ داریاں نباہنی ہوتی ہیں جن کا تعلق ان کی اولاد سے ہوتا ہے۔ جہاں تک اولاد سے تعلق ہے کچھ ذمہ داریاں بٹی ہوتی ہیں۔ ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ باپ نہیں پلاتا۔ باپ گھر سے باہر بچے کا خیال رکھتا ہے کہ اس میں آوارگی نہ پیدا ہو۔ عورت کی ذمہ داری گھر کی حدود کے اندر سے تعلق رکھتی ہے۔

بہر حال بہت سی قسم کی نئی ذمہ داریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو آیات ہم اس موقع پر پڑھتے ہیں اس قسم کی نئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک تو ضروری ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ۔ یہاں آیت میں اتَّقُوا اللّٰهَ بھی ہے اور بہت سے CONTEXT میں تقویٰ کا ذکر ہے لیکن اس آیت میں جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہے رب کا تقویٰ۔ اور یہ رب کا تقویٰ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ تم دونوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ اسی طرح تم پر بھی

ربوبیت کی ذمہ داریاں

کچھ نئی پڑنے والی ہیں اور اسی صورت میں تم ادا کر سکو گے جب تم حقیقی رب، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے۔

دوسرے یہ کہ یہ رشتہ بڑا نازک ہوتا ہے اور بہت سی غلط فہمیاں، بے احتیاطیوں کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں اور اس کے بچاؤ کے لئے ہمیں حکم دیا گیا قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کہ محض سچ سے یہاں کام نہیں بنے گا بلکہ ایسے بول جن میں کسی قسم کی کجی نہیں ہوگی، سیدھے ہوں گے۔ اس راہ کو اگر تم اختیار کرو گے تو تمہارے درمیان کوئی MISUNDERSTANDING کوئی رنجش پیدا نہیں ہوگی۔

اور تیسرے یہ کہ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تمہارے بڑوں نے مستقبل کا خیال رکھتے ہوئے تمہاری تربیت کی اور تم نے اپنے مستقبل کا خیال رکھتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ یہ جو مستقبل ہے جس کا تعلق اس تربیت سے ہے جو ماں باپ اپنے بچوں کی کرتے ہیں یہ ہر نسل کا علیحدہ مستقبل ہے۔ یہ ایک ہی قسم کا مستقبل نہیں۔ اس واسطے کہ دنیا اور دنیا کا معاشرہ حرکت میں ہے۔ جو ہمارے بڑوں کی ذمہ داریاں تھیں ہماری تربیت کے لحاظ سے، وہ کچھ اور تھیں۔ جو ہماری ذمہ داریاں تھیں

اپنے بچوں کی تربیت

کے لحاظ سے، کہ تاکہ مستقبل کی ذمہ داریوں کو وہ نباہ سکیں وہ کچھ اور تھیں۔ اور اب زمانہ بدل کے کچھ کا کچھ بن گیا۔ وہ انقلاب عظیم جس کی ہمیں بشارت دی گئی تھی اس کے آثار افق پر ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے آج باپ کی ذمہ داری مختلف ہے اس ذمہ داری سے جو ہماری ذمہ داری تھی بلکہ زیادہ احتیاط کے ساتھ۔ زیادہ وسعتوں والی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچوں کی ذمہ داری اٹھانی ہے تاکہ احمدیت کی تربیت کا، وہ تربیت جس کا تعلق ساری دنیا کے ساتھ ہے بوجھ پڑے آنے والی نسل پر، تو ہر آنے والی نسل اس کو اٹھانے کے لئے تیار ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان چیزوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

جس نکاح کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں وہ قرار پایا ہے ہماری ایک عزیزہ بچی ہیں منصورہ باسمہ ان کا نام ہے۔ ان کے والد کا نام ہے عباس احمد خان۔ یہ ہمارے چھوٹے پھوپھا جان نواب عبداللہ خاں صاحبؓ کی پوتی ہیں۔ ہماری پھوپھی نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (سلمہا اللہ تعالیٰ) کی یہ پوتی ہیں۔

کی چوتھی نسل شروع ہو گئی منصورہ باسمہ سے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی یہ نواسی ہیں۔ اس دوسرے رستے سے ان کا تعلق ہے۔

ذمہ داریاں دوہری ہیں

انذار بھی دوہرا ہے ہمارے لئے۔ بشارات بھی دوہری۔ خاندان کے بچوں اور بڑوں کو سمجھنا چاہیئے۔

ان کا نکاح پچاس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے مکرم حمید الدین صاحب کے ساتھ۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال کے رہنے والے ہیں۔ وہاں کے امیر بھی رہے ہیں کبھی۔ لیکن جو ایک ہی خوبی مجھے دیکھنی پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک ظاہر کے حالات ہیں ایک مخلص احمدی ہیں۔ ان کا بچہ بھی پیارا ہے، مخلص ہے۔ یہ کسی زمانے میں امریکہ میں بھی رہے جب میں گیا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہاں تو میرے ساتھ بھی پھرتے رہے۔ سلجھی ہوئی طبیعت کے ہیں۔

ہر دو کی ذمہ داریاں ہیں۔ جو خاوند ہے اس کی 'رَجُل' ہونے کے لحاظ سے اپنی ذمہ داریاں نباہنا ضروری۔ اور قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ کی حیثیت سے یہ ذمہ داری ہے کہ جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے اس کی بیوی پر ڈالی ہیں وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کو مناسب حالات ملیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہ سکے اور اس کے رستے میں وہ روک نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی توفیق دے اور عزیزہ منصورہ باسمہ کو بھی توفیق دے۔

ایجاب وقبول کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک کرے۔ اور اب دعا کر لیتے ہیں۔ سب دوست دعا کریں۔ میں جب کسی ایسے نکاح کا اعلان کرتا ہوں جس میں بچے اور بچی یا کسی ایک کا تعلق حضرت مسیح موعود ساتھ ہو رشتہ کے لحاظ سے تو میری طبیعت میں فکر بھی پیدا ہوتی ہے اور دعاؤں کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مقام کو پہچاننے کی توفیق عطا کرے کہ وہ خادم ہونے کے لحاظ سے دوسروں سے مختلف ہیں اور ان کو زیادہ بڑے خادم بن کر دنیا میں اپنی زندگی گزارنی چاہیئے۔

آؤ دعا کر لیں۔

حضور نے حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی۔

سادہ زندگی

تحریک جدید کا یہ پہلا مطالبہ فرمودہ حضرت مصلح موعود اس قدر جامع ہے کہ اس پر عمل پیرا ہونے سے انسان دیگر مطالبات پر بھی عمل کرنے کی اہلیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا اطلاق زندگی کے ہر شعبہ پر ہے۔ خوراک۔ لباس۔ رہائش جو انسانی زندگی کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ اگر سادگی کو اپنایا جائے تو خدا کی راہ میں جو تکلیفیں آتی ہیں وہ بطیب خاطر برداشت کی جا سکتی ہیں۔ بفضلِ خدا اس عادت کو پختہ کر لینے سے ہر مشکل سہل اور آسان ہو جاتی ہے۔ انسان جب تکلفات میں پڑتا ہے تو اسے رکھ رکھاؤ اور نمود و نمائش کے لیے رزقِ حلال کے علاوہ اِدھر اُدھر بھی ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں۔ دینی خدمات کی طرف توجہ قائم نہیں رہتی۔ نمائشی زندگی گذارنے کے لیے بعض اوقات غلط بیانی۔ جعلسازی۔ جھوٹ۔ مکر و فریب کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بالآخر ایسا انسان اپنے ماحول و سوسائٹی میں بدنام و ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے اور اس میں اتقاء کا نام تک نہیں رہتا۔ حالانکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:۔

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔ قرون اولیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وہ ہدایات جو انہوں نے گورنروں کو دیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ وہ سادہ زندگی گذاریں گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اپنے شب و روز انتہائی سادگی کے آئینہ دار تھے۔ آنے والے سفیروں سے بھی ملاقات سادہ لباس میں کی جاتی۔ یہی نمونہ اس زمانے میں حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کے خلفاء نے پیش کیا ہے۔ بڑی بڑی دنیوی ہستیوں کی ملاقات کے وقت بھی روزمرہ کا لباس قمیض پاجامہ کوٹ ہی زیب تن رکھا۔ حضرت فضل عمر اور حضرت اقدس نے یورپ وغیرہ میں بھی یہی سادہ لباس رکھا۔ دراصل صدیوں بعد اس زمانے میں اشاعت حق کا کام ہمارے سپرد ہوا ہے۔ اس عظیم ذمہ داری کو کماحقہ نبھانے کے لیے سادہ زندگی کو اپنانا از بس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین۔

(عنایت علی امیر جماعت احمدیہ حلقہ گوجرہ ضلع سیالکوٹ)

سیرالیون کے محترم ہارون کمارا کی وفات

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر

سیرالیون کے ماہنامہ افریقن کریسنٹ کی ستمبر ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں محترم ہارون کمارا صاحب کا جو کہ احمدیہ مسلم مشن کے عرصہ پندرہ سال سے ملازم تھے کی وفات کی خبر کا علم ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہارون صاحب گنی کے باشندے تھے اور میڈنگو قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ خاکسار کی جب دوسری مرتبہ سیرالیون میں بطور امیر و مبلغ انچارج تقرری ہوئی۔ تو میں نے حکومت سیرالیون سے خاص طور پر سفارش کر کے انہیں سیرالیون میں مستقل طور پر رہائش کی اجازت حاصل کر کے دی تھی اور احمدیہ دارالتبلیغ فری ٹاؤن سیرالیون میں چوکیداری کی ملازمت پر معمولی مشاہرہ پر رکھ لیا۔ انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی حسن کارکردگی، فرض شناسی اور دیانت داری سے اتنا متاثر کیا کہ میں جب کبھی جماعتوں کے دورے پر باہر جاتا تو سارا مشن ان کے چارج میں دے کر جاتا اور وہ اپنے فریضہ کو نہایت جانفشانی اور دیانتداری سے سرانجام دیتے۔ کبھی بھی شکایت کا موقع نہ دیا۔

ہارون صاحب مشن کے ماحول سے اس قدر متاثر تھے کہ مجھے انہوں نے مجبور کیا کہ میں انہیں قرآن مجید پڑھاؤں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن مجید مجھ سے باقاعدہ پڑھا اور نماز پڑھنا سیکھی۔

نماز جمعہ و عیدین میں باقاعدہ اور دیگر پنجوقتہ نمازوں میں کبھی کبھار میرے ساتھ مسجد جایا کرتے تھے اور گاہے گاہے احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے رہتے۔ میرے پاکستان واپس آنے کے بعد کبھی کبھار ان کی طرف سے خطوط ملتے رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جب پہلی مرتبہ جماعت ہائے مغربی افریقہ کے دورے پر تشریف لے گئے تو خاکسار بھی اس دورے میں قافلے کے ہمراہ سیرالیون گیا تھا۔ جہاں مرحوم سے دوبارہ ملاقات ہوئی اور ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ بلکہ جماعت کے امراء اور دیگر عملہ نے ان کی دیانتداری اور فرض شناسی کی بیحد تعریف کی۔ جب کبھی کوئی مبلغ سیرالیون سے واپس آتا تو کہتا کہ جماعت کو آپ نے جو ہارون کمارا دیا ہے وہ ایک ہیرا ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس کے اعلیٰ انعامات واکرام سے نوازے۔ آمین!

ہر گاؤں، ہر قریہ اور قصبہ سے نمائندے اجتماع میں شامل ہوں

(حضور اقدس کا تازہ ارشاد)

قائدین اضلاع اور قائدین مقامی متوجہ ہوں!

حضور اقدس نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ۹/۸۱ میں مرکزی اجتماعات کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تاکید فرمائی ہے کہ ہر گاؤں، ہر قریہ اور ہر قصبہ سے نمائندے اجتماع میں شامل ہوں۔

پس قائدین اضلاع، قائدین مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران حضور انور کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پوری ہمت صرف کر ڈالیں اور کوئی جماعت اور کوئی مجلس ایسی نہ رہنے دیں جہاں سے اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔

امراء اضلاع، مربیان اور معلمین کو حضور نے اس امر کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ وہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ "جاتے رہ کر" مرکزی اجتماعات کے لئے ہر جماعت اور ہر مجلس کا نمائندہ تیار کر کے بھجوائیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ امراء اضلاع اور مربیان کی طرف سے اس بارے میں حضور کی خدمت میں دو رپورٹیں ملنی چاہئیں۔ پہلی رپورٹ عید سے دو دن قبل اور دوسری رپورٹ خدام کے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل یعنی ۱۵ اکتوبر کو۔

حضور نے ان اجتماعات کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ اس وقت نوعِ انسانی کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ہر تنظیم اجتماع کے موقعہ پر ۲۱ بکرے صدقہ دے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۸۱ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قائدین اضلاع اجتماع کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ ہر ہفتہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

ملک منصور احمد عمر

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ۔ ربوہ

مبلّغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب طریق تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ملک سعید احمد صاحب رشید مربی سلسلہ مقیم چک ۳۲ ج سرگودھا

شجاعت

تبلیغ اسلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا ایک اہم راز شجاعت بھی تھا۔ کیوں کہ جب تک انسان کے اندر شجاعت اور دلیری نہ ہو۔ وہ تبلیغ نہیں کر سکتا اس لئے کہ تبلیغ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

؎ دعوت ہر ہرزہ گو کچھ خدمت آساں نہیں
ہر قدم پر کوہِ ماراں ہر گزر میں دشتِ خار

اس راہ مصائب و آرام سے پہاڑوں سے ٹکرانا پڑتا ہے۔ مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں کے سامنے بڑی شجاعت و دلیری کے ساتھ سینہ سپر ہونا پڑتا ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ پہلے انبیا کو تبلیغ کے سلسلہ میں کن کن مصائب آفات کے طوفان سے واسطہ پڑا اگر وہ شجاعت و دلیری نہ دکھاتے تو اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوتے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا نورنگ ہی اور نظر آتا ہے۔ آپؐ کو تمام انبیاء سے بڑھ کر تکالیف اور مخالفت کے طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپؐ نے بڑی شجاعت، دلیری اور بہادری کے ساتھ ان تمام روکوں اور طوفانوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر سامنے کھڑے ہو گئے۔

آپؐ نے اپنے دعویٰ کو بھی بڑی شجاعت و دلیری سے پیش فرمایا۔ اور تمام عمر بڑی دلیری سے اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے۔ خواہ امن کے حالات ہوں یا خوف کے اپنی شجاعت میں کمی نہیں آنے دی بلکہ ببانگ دہل اپنی تبلیغ کا اعلان فرماتے رہے اور مردانہ وار یہ مستانہ نعرہ لگایا۔

"اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کھڑا کر دو اور مجھ سے مطالبہ کرو کہ اپنے تبلیغی مشن کو بند کر دو۔ تو یاد رکھو ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ کوئی ماں کا لال پیدا ہی نہیں ہوا جو مجھے اپنے مشن میں ناکام کر سکے۔ لگا لو جتنا زور لگتا ہے۔ تم بھی اپنی تدبیریں اور حیلے اور مکر و فریب کرو۔ میں بھی اپنی کامیابی و کامرانی کی تدبیریں کر رہا ہوں۔ یا تو اس راہ میں میری جان چلی جائے گی یا پھر کامیابی و کامرانی میرے قدم چومے گی۔ اس کے علاوہ اور کوئی راہ نہیں"

شجاعت کی داستانوں میں سے ایک داستان آپؐ کا سفرِ طائف ہے جو کہ آپؐ کی شجاعت پر دلیل قاطع اور برہانِ ساطع ہے۔ جسکا دشمن کو بھی اعتراف ہے۔

دشمن اسلام ولیم میور کی شہادت

میور لکھتا ہے۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفرِ طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ایک تنہا شخص جسے اس کی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رد کیا۔ وہ خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس بن متیٰ نینوا کو گیا۔ اسی طرح ایک بت پرست شہر میں جا کر ان کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر بہت روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے صدقِ دعویٰ پر کس درجہ ایمان تھا"

(بحوالہ سیرت خاتم النبیین حصہ اول صفحہ ۱۸۶)

ایسا کیوں نہ ہوتا پیشگوئیاں تھیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت نڈر اور شجاع ہوگا۔ اس کا ظہور خدا کا ظہور اس کی شجاعت و مردانگی خدا کی شجاعت ہوگی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائے گا"

(یسعیاہ ۵)

پھر لکھا ہے۔

"وہ ماندہ نہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے" (یسعیاہ ۴۲ آیت ۴)

حضرت اقدس۔ آنحضور کا حضرت مسیح سے مقابلہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور ہمارے سید و مولا جناب مقدس نبوی کی تعلیم کا ایک اعلیٰ نمونہ اس جگہ ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جس تورید کو آپکا یسوع شیرِ مادر کی طرح تمام عمر استعمال کرتا رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حتی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم کیا ہے۔ تا مفہوم کلام کا اپنی ظاہری صورت میں بھی کذب سے مشابہ نہ ہو۔ مگر کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ آپ کے یسوع صاحب اس قدر التزام سچائی کا نہ کر سکے۔ جو شخص خدائی کا دعویٰ کرے۔ وہ تو شیر ببر کی طرح دنیا میں آنا چاہیئے تھا نہ کہ ساری عمر توریہ اختیار کر کے اور تمام باتیں کذب کے ہمرنگ کہہ کر یہ ثابت کر دیوے کہ وہ ان افراد کاملہ میں سے نہیں ہے جو مرنے سے لاپرواہ ہو کر دشمنوں کے مقابل پر اپنے تیئں ظاہر کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں اور کسی مقام پر بزدلی نہیں دکھاتے۔ مجھے تو ان باتوں کو یاد کر کے رونا آتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسے ضعیف القلب یسوع کی اس ضعف حالت اور توریہ پر جو ایک قسم کا کذب ہے اعتراض کرے تو ہم کیا جواب دیں جب میں دیکھتا ہوں کہ جناب سید المرسلین جنگِ احد میں (سہو ہے یہ واقعہ حنین کا ہے) اکیلے ہونے کی حالت میں برہنہ تلواروں کے سامنے کہہ رہے تھے۔ میں محمد ہوں میں نبی اللہ ہوں۔ میں عبد المطلب ہوں اور پھر دوسری طرف دیکھتا ہوں کہ آپکا یسوع کانپ کانپ کر اپنے شاگردوں کو یہ خلافِ واقعہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں۔ حالانکہ اس کلمہ سے کوئی اس کو قتل نہیں کرتا۔ تو میں دریائے حیرت میں غرق ہو جاتا ہوں کہ۔ الٰہی یہ شخص بھی نبی کہلاتا ہے جس کی شجاعت کا خدا کی راہ میں یہ حال ہے"

(نور القرآن ۲ صفحہ ۳۱ تا ۳۲)

"وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۹)

نیز فرمایا۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

ہمدردی خلق

جب تک انسان کے دل میں مخلوقِ خدا کے لئے جذبۂ ہمدردی نہ پایا جائے وہ اس کی صحیح معنوں میں خدمت اور راہنمائی نہیں کر سکتا۔ خصوصاً وہ شخص جسکے سپرد مخلوق کی ہدایت و راہنمائی کا کام ہو۔

یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے دل اپنی قوم کی ہمدردی سے سرشار ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت اسی جذبہ سے سرشار انکی بہتری و بھلائی کے منصوبے سوچتے رہتے ہیں اور ہر طرح سے انکی ہدایت چاہتے ہیں، انہیں غم ہوتا ہے تو یہی کہ اُن کی قوم ہدایت سے محروم نہ رہے۔ ان کو فکر لاحق ہوتا ہے تو یہی کہ قوم خدا کے پیغام کو ٹھکرا کر اس کے قہر اور غضب کا نشانہ نہ بنے۔ بلکہ اسکی رضا کو حاصل کرے اور اس کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کی وارث بنے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ کا دل تمام انبیاء سے بڑھ کر ساری دنیا کی ہمدردی و غمخواری کے جذبہ سے سرشار تھا۔ آپؐ کے دل کو جو ہر وقت دھڑکا لگا رہتا وہ یہی تھا کہ کسی طرح قوم ہدایت پا جائے۔ آپ کو غم تھا وہ یہی کہ امت خدا کے فضلوں کی وارث بنے اور اپنے رب کریم پر ایمان لا کر اس کے انعاموں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرے۔

بس دن رات آپکو یہی غم کھائے جا رہا تھا کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے رب کریم کو پہچان لیں۔

اسی راہ میں آپؐ کی جاں گداز ہوئی اور قریب تھا کہ اس غم اور جذبۂ ہمدردی کی وجہ سے آپؐ ہلاک ہو جاتے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپکی اس حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔

"لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ"

حقیقت تو یہ ہے آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔ کسی قسم کی تکلیف بھی آپؐ برداشت نہ کر سکتے تھے خواہ دینوی ہو یا دینی

چنانچہ فرمایا۔

"عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ"

اے لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری تکالیف ناگوار گزرتی ہیں اور ہر وقت اسے یہی فکر اور تڑپ ہے کہ خدا کے بڑے بڑے انعاموں اور فضلوں کے وارث بنو۔ چنانچہ آپؐ کی دعائیں قوم کے حق میں اس جذبۂ ہمدردی کے ماتحت تھیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپؐ مخلوق کی تکلیف نہ دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ"

یعنی یہ رسولؐ تمہاری تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اُسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۶)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیں
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کے ایک بزرگ دوست جناب حمید الدین صاحب جو کہ چک نمبر ۱۲۱ ج ب گوکھوال ضلع فیصل آباد میں رہتے ہیں۔ اُن کی اہلیہ محترمہ سعیدہ خانم بعمر ۳۵ سال چند یوم بیمار رہ کر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء کو وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ چھوٹا بچہ عزیزم نسیم احمد صرف ۲ ماہ کا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور جناب حمید الدین صاحب اور اُن کے تمام مغموم لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منور احمد ڈاکپیسٹ) پاکستان ٹیلیویژن بوسٹر سٹیشن فیصل آباد)

درخواست دعا

ملک مظفر احمد صاحب سمن آباد لاہور کی والدہ صاحبہ پندرہ روز سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(وقار حسین ٹیکٹری ایریا ربوہ)

۱۔ میری بچی فرزانہ کوثر کئی دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (شہباز احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۲ میرا لڑکا عطاء الرحمان کو ایک حادثہ میں سر اور چہرے پر شدید زخمات آئی ہیں، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے کامل و عاجل شفاء بخشے آمین۔

(عبد الرحیم چائے فروش مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ)

۳۔ مکرم محمد یعقوب ولد غلام محمد صاحب عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

گم شدہ رسید بک

دو مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۹، شمالی ضلع سرگودھا کی رسید بک نمبر ۵۷۴۳ اور مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کی رسید بک نمبر ۱۵۷۹۶ گم ہو گئی ہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسید بکس مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے اور اگر کسی کے علم میں آجائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(منتظم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع اطفال پر

ورزشی مقابلے

انفرادی مقابلے

دوڑ سو گز، لمبی چھلانگ، ثابت قدمی، دوڑ دو سو گز، دوڑ تین ٹانگ، نشانہ غلیل (دو معیار ہونگے)

اجتماعی مقابلے

فٹ بال، کبڈی، جھنڈا دوڑ، میرو ڈبہ

نوٹ نمبر ۱:۔ ہر ٹیم گیارہ اطفال پر مشتمل ہوگی۔ ریفری کا فیصلہ ماننا ضروری ہوگا۔

نمبر ۲:۔ اطفال کی عمر کا فیصلہ کرنے کے لیے علیحدہ کمیٹی مقرر ہوگی۔

نمبر ۳:۔ اجتماعی مقابلے بلاک وار ہوں گے۔ نگران صاحب بلاک اپنے حلقہ سے کھلاڑی منتخب کریں گے۔

(جھنڈا دوڑ کی ٹیم چار اطفال پر مشتمل ہوگی)

(منتظم اشاعت اجتماع اطفال الاحمدیہ)

علمی مقابلے

مجالس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل (جامعہ احمدیہ) ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹، ۲۰ اور ۲۲ ستمبر کو بعد نماز ظہر مسجد حسن اقبال میں علمی مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔ حسب پروگرام پہلا مقابلہ ۱۹ ستمبر کو حسن قرات کا ہوا جس کی صدارت مکرم محمد اسلم صاحب شاد مہتمم مقامی ربوہ نے کی۔ سولہ خدام نے شمولیت کرتے ہوئے مصنفین کے فیصلہ کے مطابق محمود احمد شاد اول، عبد الکریم دوم، اور عبد الرشید طاہر نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

۲۰ ستمبر کو مقابلہ نظم خوانی جس میں سیدنا حضرت اقدس کی نظم "جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے" شامل تھی اور ۲۲ ستمبر کو تقریری مقابلہ بعنوان "صداقتِ حضرتِ اقدس" معتمد و نائب مہتمم مقامی ربوہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقابلہ نظم میں خواجہ مظفر احمد اول، مظفر احمد سدھی دوم اور منیر احمد منور سوم رہے جبکہ تقریری مقابلہ جات میں محمد عثمان اول۔ مظفر احمد درانی دوم۔ حسن طاہر بخاری سوم اور معیار دوم میں نصیر احمد انجم اول اور فہیم احمد دوم بمطابق فیصلہ مصنفین قرار دیئے گئے۔ ہر دو مقابلہ میں ۲۶ خدام نے شرکت کی۔ مقابلہ کے دوران کم و بیش پچاس سامعین بھی شامل ہوتے رہے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

(منتظم تعلیم ناصر ہوسٹل ربوہ)

ولادت

استاذی المحترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم (حامد لاج دار الرحمت شرقی ربوہ) کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الباسط کو اللہ تعالیٰ نے ۹ ستمبر ۱۹۸۱ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام گلناز انور رکھا گیا ہے نومولودہ مکرم ملک محمد انور صاحب سرگودھا ابن محترم محمد یوسف صاحب ملک کی بیٹی ہے قارئین کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال رکھے نیز خادم دین اور قرۃ العین بنائے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب نکاح

ہماری بیٹی عزیزہ امۃ الباسط (ایم ایس سی و ایم فل) کا نکاح ہمراہ عزیزم افتخار احمد تبسم صاحب (پی ایچ ڈی لندن) ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب مکرم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار کے گھر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ (آمین)

(عبد المجید وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ۔ حال کارکن امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

شکریہ احباب

۱۶ ستمبر کے الفضل میں میرے بھتیجے مبارک احمد سلمہ اللہ کی گم شدگی کے بارہ میں اعلان شائع ہوا تھا۔ قارئین الفضل کی دعاؤں کے طفیل وہ ساہیوال کے خرکاروں کے قبضہ سے مل گیا ہے الحمد للہ! میں اس اعلان کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(بشارت احمد کوثر معلم وقفِ جدید۔ دھیر کے کلاں ضلع گجرات)

تقریری مقابلہ سالانہ مرکزی اجتماع ناصرات الاحمدیہ

تقریری مقابلہ معیار اول (عمر ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲ سال) وقت فی تقریر ۳ منٹ

عنوانات: (۱) "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(۲) اطاعتِ امام

(۳) مطالعہ کتب حضرت اقدس

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے کارنامے

تقریری مقابلہ معیار دوم (عمر ۱۱، ۱۰، ۹، ۸ سال) وقت فی تقریر ۲ منٹ

عنوانات: (۱) نماز کی اہمیت (۲) سوانح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

(۳) اسلامی اخلاق (۴) کھانا کھانے کے آداب

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

نئی روح، نئی زندگی اور ولولۂ تازہ سے ہمکنار کرنے والا

چوبیسواں سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

۲۴

۳۰-۳۱ اخاء اکتوبر / ویکم نبوت نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

انابت الی اللہ، دُعاؤں اور ذکر الٰہی کے زندگی بخش ماحول میں اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

پندرھویں صدی ہجری کے اس پہلے اجتماع انصار اللہ کو سیّدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے انفاسِ قدسیہ سے برکت دیں گے۔ سیّدنا حضور ایدہُ اللہ نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء میں اس اجتماع کی اہمیّت کے پیش نظر تمام مجالس انصار اللہ کی سو فیصد نمائندگی کو لازمی قرار دیا ہے۔

پس اپنے محبوب آقا ایدہُ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیّک کہتے ہوئے جوق در جوق تشریف لائیے تمام مجالس کی نمائندگی سو فیصد ہو اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار اجتماع میں شریک ہوں۔

اے ابراہیمی طیور! اپنی روح کو ایک نئی جِلا بخشنے اور اجتماع کے روح پرور ماحول میں کچھ زندگی بخش لمحات گزارنے کے ان قیمتی مواقع سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اپنے بچوں — اطفال اور خدّام — کو بھی تربیت کے ان اَنمول مواقع سے مستفیض کرنے کے لیے کثرت سے اجتماع انصار اللہ میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ؂

مجالس نوٹ فرمائیں کہ امسال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مسجد اقصیٰ سے ملحق جلسہ سالانہ کے میدان میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا طاہر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام بھائی توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل کے ذریعہ کئی بار اعلان کروایا جا چکا ہے کہ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت خدام کو ٹائپ (اردو، انگلش) شارٹ ہینڈ، اردو، انگلش کی کلاسز کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ اور خدام کو سائنٹفک طرزِ تدریس کے ساتھ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ امید ہے مقامی و گرد و نواح کے خدام زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔ آپ اس سے اپنا اچھا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں اور ملک کی خدمت بھی۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر رہائشی حلقوں کی تقسیم

نام بلاک	اضلاع	نام بلاک لیڈر
(۱) صداقت	ربوہ	مہتمم مقامی ربوہ
(۲) امانت	"	"
(۳) عدالت	"	"
(۴) سخاوت	بہاولپور، بہاولنگر۔ ملتان۔ وہاڑی ساہیوال۔ مظفر گڑھ	قائد صاحب ضلع بہاول نگر
(۵) شجاعت	سرگودھا۔ جھنگ	" " " سرگودھا
(۶) دیانت	لاہور۔ قصور	" " " لاہور
(۷) قناعت	سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ	" " سیالکوٹ
(۸) اطاعت	سرحد۔ راولپنڈی۔ آزاد کشمیر جہلم۔ اٹک۔ گجرات	" " علاقہ راولپنڈی
(۹) رفاقت	کراچی۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ۔ سندھ	" " ضلع کراچی
(۱۰) شرافت	شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازی خان	" " " شیخوپورہ
(۱۲) سعادت	فیصل آباد۔ رحیم یار خان۔ میانوالی	" " " فیصل آباد
(۱۲) دیزرو		

(منتظم اندرون سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوری رجسٹری و فوری قبضہ

نصرت آباد

متصل رحمت بلاک برلب ساہیوال روڈ

میٹھا پانی۔ خوشگوار ماحول۔ سکول۔ مسجد۔ گراؤنڈ۔ سڑکوں سے مزین محدود تعداد میں پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں۔ اس کے علاوہ حدود کمیٹی سے باہر جہاں رہائشی تعمیرات ہو رہی ہے نہایت ارزاں نرخوں پر پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں۔

برکات احمد ۴۵/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ

گردہ اور مثانہ کی پتھریاں

کو ریزہ ریزہ کر کے نکالنے کے لیے

KIDNEY STONE COURSE

COLIC CURE (TABS) — درد گردہ کے فوری آرام کیلئے

COLIC CURE — درد گردہ سے مستقل شفاء کیلئے

CALCULI DROPS — پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کیلئے

دو ہفتہ کا کورس -/70 اور 40 روزہ کورس -/150

کیو ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۷ - ۶۰۶

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان

کی سالانہ قیمت میں اضافہ — خصوصی رعایت

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ خریداری بالترتیب پندرہ روپے اور بارہ روپے ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت وغیرہ کی موجودہ مہنگائی کے پیشِ نظر یہ چندہ بہت کم ہے۔ اس بناء پر آپ کے یہ رسائل بہت خسارے میں جا رہے ہیں اور اکثر اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پورے کرتی ہے۔ لہٰذا چندہ خریداری میں اضافہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ غور ہے، لیکن صدر محترم نے صرف موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت مرحمت فرمائی ہے کہ دس نومبر ۱۹۸۱ء تک خریداری کی تجدید کروا لینے والے خریدار پرانی شرح سے چندہ ادا کر سکیں گے۔

اس لیے اگر آپ اس رعایت سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چندہ خریداری ادا فرما دیں۔ یا منی آرڈر بھجوا کر یا وی پی وصول کر کے رقم کی ادائیگی کر دیں۔

منی آرڈر یا چندہ بھجواتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے

زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں یہ رقوم حضور انور کی ذاتی نگرانی میں مستحقین میں تقسیم ہوتی ہیں۔ کسی صاحب نصاب یا فرد جماعت یا عہدیدار کو یہ اجازت نہیں کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کوئی حصہ اپنے آپ کسی جگہ خرچ کر لیوے اگر کسی عہدیدار یا کسی دوسرے فرد جماعت کے نزدیک کوئی شخص زکوٰۃ کے مال سے امداد دیئے جانے کا مستحق ہو تو اسے چاہیئے کہ حضور انور کی خدمت میں درخواست بھجوائے اسی طرح اگر کوئی صاحب اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ رقم اپنے غریب اور محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کرنا چاہیں تو نظارت بیت المال آمد کی وساطت سے حضور انور سے قبل از وقت منظوری حاصل کریں۔ کیونکہ زکوٰۃ کے مال پر زکوٰۃ دینے والے کا یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم صرف امام وقت کا حق ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پیارے بچو!

کیا آپ اپنے اجتماع میں ہونے والے علمی و ورزشی مقابلوں میں بھرپور حصہ لینے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں؟

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال احمدیہ)

ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ

ہاضمون رجسٹرڈ

پیٹ کی جملہ امراض کے لیے

نصرت دواخانہ گول بازار ربوہ

یہ گھڑی کس کی ہے؟

نظارت اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کے ڈرائیور کو ایک رسٹ واچ (ہاتھ کی گھڑی سیلز والی) فضل عمر ہسپتال ربوہ کے پاس سے گری پڑی ملی ہے جس صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر دفتر ہذا سے آ کر لے لیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ مقامی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴